

بیابہ مجلس شیخ الحدیث

افادات شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ

صنعت و ترتیب : مولانا عبد القیوم حقانی

صحبتہ باہل حق

پکتیا محاذ جہاد افغانستان
کی رپورٹ

۳۰ دسمبر ۱۹۸۶ء۔ حسب معمول حضرت اقدس شیخ الحدیث دامت برکاتہم کی مجلس بابرکت میں حاضری کی سعادت حاصل ہوئی۔ آج قدرے تاخیر سے پہنچا تھا دارالعلوم کے بعض اساتذہ، طلبہ اور ارضیات کے ہجوم میں حضرت گھرے ہوئے تھے۔ میں نے سلام کیا اور مصافحہ سے فارغ ہوا تو اچانک وزیرستان کے جناب مولانا نجم الدین فاضل حقایقہ تشریف لائے۔ حضرت مدظلہ سے مصافحہ کیا۔ تعارف کے بعد پکتیا محاذ افغانستان کے عظیم مجاہد، فاتح و غازی، دارالعلوم کے فاضل و سابق مدرس مولانا جلال الدین حقانی کا سلام اور خصوصی پیغام عرض کیا۔ اور محاذ جنگ کی تازہ ترین رپورٹ پیش کی۔ محاذ جنگ کا نام آیا تو حضرت شیخ الحدیث مدظلہ اس مہمان کی طرف پوری طرح متوجہ ہو گئے۔ چہرہ اقدس پر تجسس اور تفکر کے آثار ہویدا تھے۔ مہمان نے عرض کیا۔

حضرت مولانا جلال الدین حقانی نے سلام عرض کئے ہیں اور مجھے خصوصیت کے ساتھ آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کی تاکید کی ہے۔ اور کہا ہے کہ میں وہاں کی تازہ ترین صورت حال اور عالیہ کامرانی وغیرہ نہ صرف خداوندی کی بشارت بھی آپ کی خدمت میں عرض کروں۔

خیوست کے قریب منظرہ کے مقام پر روسی دشمن فوجوں سے زبردست معرکہ ہوا۔ دشمن جدید اسلحہ سے لیس، ہر طرح مسلح اور تیار اور بڑی تعداد کے ساتھ مجاہدین پر حملہ آور ہوا۔ مگر خدا تعالیٰ کے فضل و عنایت مہربانی اور آپ حضرات کی خصوصی توجہ و دعا کے صدقے اللہ کریم نے مجاہدین کو مولانا جلال الدین کی قیادت میں استقامت اور پامردی سے نوازا۔

مجاہدین بڑی بے جگری سے اٹھے دشمن نے زمین پر جگہ جگہ بارودی سرنگیں بچھا رکھی تھیں۔ ہمارے رفقاء ریرہ محتاط مگر بڑی بے جگری اور شجاعت سے لڑتے رہے۔ دارالعلوم کے دیگر فضلاء بھی اس معرکہ میں مولانا جلال الدین کے ہمراہ تھے۔ مولانا دبندار حقانی، مولانا عبدالحلیم حقانی اور ان کے بعض رفقاء زخمی ہوئے اور انہیں پشاور

ہسپتال میں پہنچا دیا گیا ہے۔ مولانا عبدالخلیم کا بھتیجا جو دارالعلوم کا فاضل ہے وہ بھی اس میدان کا رزار میں سرگرم ہے۔ اس لڑائی میں مجاہدین کے تین آدمی شہید اور چھ زخمی ہوئے۔ مگر مجاہدین نے دشمن کے ہا فوجی جن میں افسر بھی ہیں جہنم رسید کرتے۔ ان کے ٹوٹے افراد قیدی بنائے گئے۔ جن میں ان کے فوجی افسر بھی شامل ہیں۔ اس دفعہ مجاہدین نے ایسے مستحکم انداز سے مورچہ بندی کی تھی کہ دشمن کے ہوائی جہاز بھی وہاں سے نہیں گذر سکتے تھے۔ اس معرکہ میں دشمن کے دو جہاز بھی مار گرائے۔

مجاہدین کی فستح اور غلبہ و کامیابی کی خبر پر حضرت کو بے حد مسرت ہوئی۔ اور بڑے حسرت و ارمغان سے ارشاد فرمایا۔

ایسے حالات سن کر مجھے مولانا احمد گل حقانی شہید اور مولانا فتح اللہ حقانی شہید کی یاد دلاتی ہے انہوں نے ساری زندگی ایک بڑی قوت سے جہاد کیا اور خود کو جہاد و قربانی کے نئے وقف کر دیا تھا۔ حضرت شیخ الحدیث کے دریافت کرنے پر افغان مجاہد نے عرض کیا۔ روسی قیدیوں کو گرفتار کر کے اب ہم اپنے مراکز میں ان سے کام لے رہے ہیں۔ مورچے بنواتے ہیں۔ لکڑیاں کٹواتے ہیں۔ زمین کی کھدائی کا کام لیتے ہیں۔

شیخ الحدیث مدظلہ و یرتک اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہے اور ارشاد فرمایا۔ روس کے نام سے دنیا خائف تھی لوگ اسے ناقابل شکست طاقت سمجھ رہے تھے مگر الحمد للہ کہ مجاہدین کے مسلسل سات سالہ جہاد سے اس کا بھرم جاتا رہا۔ میں تکبر انہیں کہہ رہا، اللہ غرور اور تکبر سے بچائے۔ یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اللہ نے اسمان فرمایا کہ نہتے مجاہدین و مجاہدین کو استقامت و توفیق دی۔

بہر حال یہ ہم نہیں کہہ رہے، ہمارے فضلاء کا کارنامہ نہیں، افغان مجاہدین کا ذاتی کمال نہیں خالص اللہ کا فضل و عطا اور احسان ہے۔

جب انسان یہ سمجھنے لگے کہ ہم کرتے ہیں، ہم کر رہے ہیں، ہم نے کیا ہے، ہم کریں گے، ہم بھی کچھ ہیں یا ان چیزوں کا خیال بھی دل میں آجائے تو بعض اوقات ایسی نسبتوں کے دعاوی اور زعم پر یہ نعمت چھین لی جاتی ہے اللہ تعالیٰ غرور تکبر سے محفوظ رکھے

دارالعلوم دیوبند حنفیت کی حفاظت | ۱۳ جنوری ۸۷ء۔ مرکز علم دارالعلوم دیوبند کے ماہنامہ ترجمان اور دفاع کا مضبوط قلعہ ہے | ”دارالعلوم“ نے اپنی تازہ اشاعت جنوری ۸۷ء کے شمارہ

میں مؤثر المصنفین کی تازہ اشاعت ”دفاع امام ابوحنیفہ“ پر تین صفحات کا گراں قدر تبصرہ لکھا۔ دفتر اہتمام میں حضرت علامہ مولانا سمیع الحق مدظلہ نے حضرت شیخ الحدیث مدظلہ سے اس کا تذکرہ فرمایا تو آپ بے حد مسرور ہوئے اور مجھے ارشاد فرمایا کہ بعد العصر دارالعلوم دیوبند کا پرچہ ساتھ لانا اور مجھے وہ تبصرہ سنا دینا

پہنچے احقر پرچہ لے کر حسب معمول حاضر خدمت ہوا۔

جب آپ مجلس میں حاضرین سے گفتگو سے فارغ ہوئے تو احقر نے عرض کیا:

حضرت! حسب الحکم ماہنامہ دارالعلوم بھی سنا تھا لایا ہوں۔ احقر نے جتنی سنا دیا تو حاضرین سے ارشاد فرمایا: دارالعلوم دیوبند مادر علمی ہے۔ مرکز علم دارالعلوم دیوبند سے تبصرہ و تائید نیک فال اور بہت بڑی سعادت ہے وہاں کی فضائیں اور ہوائیں بھی قابل قدر ہیں۔ فرمایا، مبارک ہو۔ یہ بہت بڑا اعزاز اور بہت بڑی سند ہے جو اللہ پاک نے دفاع امام ابو حنیفہ کو بخش دی ہے۔ اور واقعہ بھی یہ ہے کہ برصغیر میں دین اسلام کی اشد عزت اور خدمت میں ائمہ احناف کی فقہی کاوشوں کو بھی دخل ہے۔ ان ہی کی برکتوں سے اسلامی قوانین میں تسہیل اور آسانیاں پیدا ہوئی ہیں۔ پھر مرکز علم دارالعلوم دیوبند نے حنفیت کی زبردست خدمت کی ہے حدیث کی حفاظت کے ساتھ مسلک حنفیہ کی حفاظت کا فریضہ بھی انجام دیا ہے۔ کتب حدیث کی شروح میں ہر حدیث کے تحت ائمہ احناف کے اقوال مذاہب اور ترجیحات کو مدلل اور مضبوط دلیل سے بیان کیا ہے۔

دفاع امام ابو حنیفہ پر ماہنامہ دارالعلوم کا تبصرہ ہم سب کے لئے ایک اعزاز ہے کہ وہاں کے مشائخ اکابر دارالعلوم حقانیہ کے روحانی فرزند کو عزت و احترام اور محبت و قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ دیوبند حنفیت کی حفاظت و دفاع کا مضبوط قلعہ ہے۔ اب جو ملک میں فقہ حنفی اور حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کے خلاف زبردست پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے۔

الحمد للہ کہ دارالعلوم حقانیہ بھی مادر علمی دارالعلوم دیوبند کی طرح حنفیت کی حفاظت، خدمت، اشاعت اور ترویج میں حتی المقدور کوشاں ہے۔ دفاع امام ابو حنیفہ اس سلسلہ کی مبارک کڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ اجر عظیم سے نوازے گا۔ یہ بھی اللہ ہی کا کرم اور انعام ہے کہ اس نے تمہیں اس کام کی سعادت مرحمت فرمائی۔

جب طبع لالچ اور خود غرضی آجاتی ہے ۸ فروری ۱۹۸۷ء۔ حسب معمول مجلس شیخ الحدیث مدظلہ میں حاضری توہرکات اٹھ جاتے ہیں

ہوئی۔ دارالعلوم کے کئی ایک فضلا جو مختلف اضلاع سے حاضر

خدمت ہوئے تھے آپ سے مصروف گفتگو تھے ہر ایک سے ان کے مشاغل، تعلیمی اور تدریسی خدمات، تبلیغی مساعی اور تصنیفات و تالیفات اور مطالعہ و تحقیق سے متعلق حالات سن کر بڑی مسرت کا اظہار فرما رہے تھے۔ اس موقع پر ارشاد فرمایا۔ الحمد للہ کہ اللہ پاک نے بڑا کرم اور بڑا احسان فرمایا۔ ہمارے دارالعلوم حقانیہ کے فضلا آج ملک و بیرون ملک مصروف خدمت دین ہیں۔ اللہ کریم نے دارالعلوم کے فضلا کو مقبولیت اور کام کرنے کی بہترین صلاحیت سے نوازا ہے۔ اب جو آپ حضرات نے اپنے مشاغل اور دینی خدمات سے متعلق حالات اور کوائف سنائے یہ خالص اللہ ہی کا کرم ہے بلا استحقاق اتنی عنایتیں فرماتے ہیں۔ آج جہاد افغانستان میں بھی اللہ کریم نے

فضلاء حقاہ کو قائدانہ کردار کی توفیق ارزانی فرمائی ہے۔

دیکھو! یہ سب کچھ اس لئے ہے کہ آپ حضرات لاپچ نہیں کرتے جب طمع لاپچ اور خود غرضی آبائی ہے تو برکت اٹھ جاتے ہیں۔ اللہ کی مدد بند ہو جاتی ہے جب بھی دین کا کام کرو۔ تدریس اور تصنیف نایب کے مواقع میسر نہ ہوں تبلیغ کا خدا موقع دے تو اپنی طرف سے حصول جاہ منصب اور حصول مال و دولت کی تمنا تک دل نہیں نہ لادو۔ دیوبند کے اکابر اساتذہ اور ہمارے بزرگوں کا یہی وہ منہ باز ہے جس سے اللہ نے ان کو خصوصیت سے نوازا ہے دارالعلوم حقاہ تو دیوبند ہی کا سلسلہ ہے مجھے یقین ہے کہ ہمارے فضلاء بھی اپنی آبائی اور اسلاف کی امانت کی حفاظت کرتے رہیں گے۔

دارالعلوم دیوبند میں احقر جس زمانہ میں تحفہ تہذیب المال میں رقم ختم ہو گئی۔ غالباً اساتذہ کو پانچ چھ ماہ تک تنخواہ نہ مل سکی مگر کسی کی جبین پر شکن تک نہ آئی جب مجھے دارالعلوم دیوبند میں خدمت تدریس کا موقع اپنے بزرگوں نے بخشا اور تنخواہ کی بات کی تو میں نے عرض کر دیا کہ مجھے تنخواہ سے کوئی سروکار نہیں تعلیم سے کام ہے وہاں تنخواہ کے اضافوں کی بات ہو کر تھی مگر میں نے کبھی ایسی درخواست پر دستخط نہیں کئے تھے۔ خدا تعالیٰ نے کرم فرمایا، سارے حالات سدھار دئے اب اللہ کا احسان ہے کہ دارالعلوم کو خدا نے مرکزیت اور مقبولیت عطا فرمائی ہے۔

البتہ میں نے ایک طریقہ اختیار کئے رکھا کہ دارالعلوم دیوبند کے زمانہ میں بھی اور اب بھی جب کبھی تنگدستی کے اور مالی کمزوری کے حالات پیش آتے ہیں تو جو کچھ پاس موجود ہوتا ہے اس میں سے اللہ کی راہ میں خفیہ دے دیتا ہوں۔ ابھی دن پورا نہیں گزرا کہ اللہ پاک مدد فرما دیتے ہیں حاجتیں رفع ہو جاتی ہیں۔

دینی مدارس اور نصاب تعلیم | مدارس کے نصاب کی بات چھڑی تو ارشاد فرمایا کہ ہماری کوئی سنتا نہیں میری اور طلبہ کا مقصد علم | تو اول و آخر یہی رائے ہے کہ دینی مدارس کے نصاب تعلیم کے بنیادی اور

اصولی چیزوں کو نہ چھیڑا جائے۔ اس میں کسی قسم کی تبدیلی کا قائل نہیں ہوں۔ اسی نصاب تعلیم نے امام رازی اور امام غزالی پیدا کئے ہیں۔ اسی نصاب تعلیم سے فاسم نانوتوی۔ شیخ الہند محمود حسن۔ شیخ العرب والجمع حسین احمد مدنی اور علامہ انور شہ کاشمیری پیدا ہوئے ہیں۔ درس نظامی کو مربوط کرنے کی ضرورت تو ہے لیکن موقوف کرنے کی اجازت نہیں۔ دینی مدارس کے فضلاء کو حکومتی سندھات کی تحصیل کے لئے دوڑ دھوپ نہیں کرنی چاہئے۔ اپنے اندر کی صلاحیت اور قابلیت پر محنت کرنی چاہئے۔ جب اپنے اندر قابلیت اور لیاقت موجود ہوگی تو ہر جگہ ممتاز اور نمایاں رہیں گے ارشاد فرمایا آج سندھات لے کر گرڈ اور سکیل کی باتیں ہو رہی ہیں۔ مگر ہمارے اکابر نے سندھات لے کر کسی گرڈ اور سکیل کی طرف توجہ نہیں کی۔ بلکہ ان کا معمول تھا کہ وہ حتیٰ الوسع تنخواہ بھی نہیں لیتے تھے اور اگر

لیتے بھی تھے تو جو بیچ جاتی اسے واپس مدرسہ میں داخل کر دیا کرتے تھے۔

تعلیم و تدریس میں اسلاف کا معمول | اسی مجلس میں یہ بھی ارشاد فرمایا۔

اجرت علی التعلیم کے بارے میں بھی مختلف آراء منقول ہیں۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ کے نزدیک یہ جائز نہیں مگر بعد کے فقہاء اور متاخرین نے اس میں توسیع کی ہے۔ اور اس کو جائز قرار دیا ہے۔ مگر جواز کے قائلین بھی بحسب اس وقت کی شرائط لگاتے ہیں۔ اضطراب و انقطاع پر قیاس کرتے ہیں۔ بنگلے، موٹریں، کاریں، بلڈنگ اور دنیوی جاہ و منصب کے لئے اجرت علی التعلیم بھی جائز نہیں ہے۔ ہماری نظر بھی اسلاف پر ہونی چاہئے۔ امام ابو حنیفہؒ کے ارشاد پر عمل ہونا چاہئے۔ اور متاخرین کی رائے سے حسب ضرورت فائدہ اٹھانا چاہئے۔ علم بڑھ رہا ہے، مدارس میں پھیل رہے ہیں، کتب خانے، کتابیں چھاپ رہے ہیں، چاہئے بھٹاکر عمل اور توکل علی اللہ میں اضافہ ہوتا، مگر یہ کم ہو رہا ہے اور گھٹتا چلا جا رہا ہے، یہی خوائان ملت کو اس پر غور کرنا چاہئے۔ سہ کاری نصاب تعلیم اور آئے دن دینی مدارس میں مدخلت کا مقصد بھی یہی ہے کہ اہل علم میں توکل اور عمل کی روح ختم کر دی جائے۔ تو خدا کی مدد اور نصرت بند ہو جائے گی۔ اسی مجلس میں بوبلی جیولر زینبشاہ اور صدر کے مالک حاجی عمر بخش صاحب، قاری عبدالرؤف، سعودی عرب کے مختار احمد صاحب اور ڈاکٹر عبدالغفور صاحب بھی حاضر تھے۔ ان سے فرمایا آپ حضرات تو سمجھدار ہیں علم و مطالعہ کی راہ نجات کی راہ ہے جتنا علم حاصل ہو اس پر فوراً عمل شروع کر دینا چاہئے۔

اوجز المسالك شرح موطا امام مالکؒ (شرح)

مؤلفہ۔ امام المحدثین والفقہاء قدوة المتقين والعرفاء شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی قدس سرہ اپنے موضوع پر بے مثل و بے بدل کتاب ہے جس کے اہم اہداف یہ ہیں۔ ۱۔ احادیث و آثار کی تشریح و توضیح۔ ۲۔ بظاہر متعارض نصوص کی تطبیق و توجیہ۔ ۳۔ ائمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالیٰ کے مذاہب و تحقیقات اور ان کے براہین و دلائل کی تفصیل۔ ۴۔ قرآن مجید، مرفوع احادیث، آثار صحابہ و تابعین کی روشنی میں فقہ حنفی کی ترجیح اور اسکی وسعت و جامعیت نیز شرمع میں علوم حدیث اور اس کے متعلقہ مباحث اور امام مالکؒ و امام اعظم ابو حنیفہؒ رحمہما اللہ کے حالات و کمالات پر ایک مبسوط و مفصل مقدمہ بھی شامل ہے۔ یہ حدیث و فقہ کا عظیم الشان ذخیرہ۔ اسلامی قانون کا وقیع ماخذ مکتبہ یحییوئہ سہارنپور۔ ہند میں حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ کی زیر نگرانی متعدد مرتبہ طبع ہو چکا ہے۔ اس کا عکس اب ہمارے یہاں طبع ہو رہا ہے طباعت و جلد بندی آخری مراحل میں ہے کل صفحات ساڑھے تین ہزار ساڑھے ۲۳ × ۲۶ کاغذ غیر ملکی بہترین سفید کاغذ چھ جلد شدہ مجلد عام ہدیہ ۱۰۰ روپے۔ علماء کرام و طلباء عظام کے لئے خاص رعایت۔

مکتبہ المدادیہ * فی ٹی، ہسپتال روڈ * ملتان